عذاب قبر

میں مبتلا اور اس سے محفوظ رہنے والے لوگ

www.KitaboSunnat.com

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عذاب قبر

میں مبتلا اور اس سے محفوظ رہنے والے لوگ

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب

عذاب قبر

میں مبتلا اور اس سے محفوظ رہنے والے لوگ

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

ناشر ---------- محمد برادرز

اشاعت ---------- 2016ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2634204 - 2641204

Ph 0300-8661763 , 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- حرف اول 5
- عذاب قبر کے اسباب 9
  - کفر وشرک 9
  - نفاق 11
  - ذکر الٰہی سے اعراض 13
  - غیبت 13
  - غیبت کیا ہے؟ 13
  - چغلی 16
  - پیشاب کے چھینٹے 21
  - زبان سے لوگوں کو تکلیف دینا 22
  - خیانت 23
  - شلوار یا چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانا 24
  - قرض کے سبب قبر میں پکڑ 25
  - میت پر نوحہ کرنا 27
  - امام نووی رحمہ اللہ کی وضاحت 27
  - برے اعمال کی وجہ سے عذاب قبر 28
  - بغیر وضو کے نماز اور مظلوم کی مدد نہ کرنا 29
- عذاب قبر سے محفوظ لوگ 32
  - انبیاء 32
  - صدیقین 32

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- شہداء 33
- پہرہ دینے والے 35
- توحید پرست 36
- سورۂ ملک کی تلاوت کرنے والا 38
- رسول اللہ ﷺ کا معمول 38
- سورۂ ملک شفاعت کا باعث 39
- عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والی سورت 39
- جنت میں داخلے کا سبب 40
- اللہ سے بحث کرنے والی 41
- معافی دلانے والی سورت 41
- بلندیٔ درجات کا باعث 42
- قبر میں دفاع کرنے والی 43
- ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرنے والے 43
- پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والے 47
- بچہ اور مجنون 49
- قبر میں نجات دلانے والی نیکیاں 50
- نماز 53
- روزہ 54
- زکوۃ 55
- صدقہ 56
- صلہ رحمی 57
- لوگوں کے ساتھ نیکیاں اور دیگر احسانات 58
- قرآن مجید کی تلاوت کرنا 58
- جمعہ کی رات فوت ہونے والے 61

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

زندگی کا اختتام موت پر ہے، جو ہر ذی روح کا مقدر ہے، مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کی ابتدا ہو جاتی ہے جسے قبر کی زندگی کہا جاتا ہے کسی کو جلد قبر نصیب ہو جاتی ہے تو کسی کو بدیر، بہر حال! ہر کوئی قبر کی مٹی میں چلا جاتا ہے بالآخر اسی قبر سے زندہ کر کے سب کو میدان محشر میں جمع کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مفہوم کو قرآن مجید کے کئی مقامات پر ذکر فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝﴾

(۲۲/ الحج : ۷)

''اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا جو قبروں میں (پڑے) ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ۝﴾ (۵٤/ القمر:٦۔٧)

''تو (اے نبی) آپ ان سے اعراض کریں جس دن پکارنے والا ایک ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔ تو یہ لوگ سہمی سہمی نگاہوں سے اپنی قبروں سے یوں نکل آئیں گے جیسے بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ .))

''ہاں عذاب قبر ہوتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

((عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ)) ❶

''عذاب قبر برحق ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ..... لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَوَعِيدُكَ حَقٌّ، وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالْقُبُورُ حَقٌّ)) ❷

''اے اللہ! تمام تعریفات تیرے لیے ہیں زمین وآسمان تیرے نور ہیں.....تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو سچا ہے، تیرے ساتھ (روز قیامت) ملاقات حق ہے، تیری وعید حق ہے، عذاب قبر حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت حق ہے اور قبر بھی حق ہے۔''

نبی کریم ﷺ عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس دجال کا ذکر کرتے ہوئے اس کی ابھری ہوئی سبز آنکھ کا تذکرہ کیا اور فرمایا:

((فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❸

''تم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

---

❶ البخاری، الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر: ۱۳۷۲

❷ صحیح ابن خزیمة ۲:۱۸۴/ ۱۱۵۱۔

❸ صحیح: أبوداود الطیالسی (۵٤٤) وأحمد (۲۱٤٦۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینے کی دو بوڑھی یہودی خواتین میرے پاس آ کر کہنے لگیں کہ یقیناً قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کا تصدیق کرنا مجھے اچھا نہ لگا لہٰذا میں نے ان کو جھٹلا دیا۔ ان کے چلے جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں خواتین کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کہہ رہی تھیں: ''قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ))

''انھوں نے سچ کہا ہے قبر والوں کو ایسا عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور سنتے ہیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔'' [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے تشہد میں اور اپنی دیگر دعاؤں میں عذاب قبر اور قبر و حشر کے فتنوں سے بکثرت اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ جَهَنَّمَ، وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)) [2]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر، عذاب جہنم، زندوں اور مردوں کے فتنوں اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔

① مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ — جہنم کے عذاب سے

② وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ — قبر کے عذاب سے

---

[1] مسلم، المساجد، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر: ۱۳۲۱، والنسائی: ۲۰۶۷

[2] سنن النسائی، الاستعاذة، باب الاستعاذة من فتنة المحیا: ۵۵۱۰، صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ زندگی اور موت کے فتنے سے

④ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اور مسیح دجال کے شر سے ❶

اخروی فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ عذابِ قبر ہے، اس سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ لیکن لاتعداد لوگ اس صریح شرعی حکم کے منکر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں ان کا شمار ہوا۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا! کچھ لوگ عذاب قبر کے منکر ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: ''عذاب قبر کا انکار کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو۔'' ❷

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت اور خصوصاً قبر کے فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے (فروری ۲۰۱۵ء) کو ایک مرتبہ پھر زیارت حرمین شریفین سے بہرہ ور فرمایا۔ وہاں سے کئی ایک کتب کی بھی خریداری کی جن میں فضیلۃ الشیخ ولید بن عیسیٰ السعدون کی کتاب 'السورة المنجية والمانعة من عذاب القبر' تھی۔

کتاب کا مطالعہ کیا تو یہ احوال آخرت کی فکر دلانے کے لیے انتہائی مفید تھی سوچا کہ افادۂ عام کے لیے اسے اردو قالب میں ڈھال دیا جائے اور اس کے ساتھ مزید ان اعمال کو بھی تفصیل سے ذکر کر دیا جائے جنہیں مؤلف نے اختصار کے ساتھ ضمناً ذکر کیا ہے نیز اس کے علاوہ ان تمام اعمال کو بھی شامل کر دیا جائے جن کے سبب عذاب قبر ہوتا ہے اور جن کے سبب سے انسان عذاب قبر سے محفوظ رہ سکتا ہے، سو اللہ کی توفیق سے یہ کام تکمیل کو پہنچ گیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم اور ناشرین و قارئین کو دنیا و آخرت کی خیر و برکات نصیب فرمائے اور اس کتاب کو سب کے لیے توشۂ آخرت بنائے، اور قبر و حشر کے معاملات میں آسانی پیدا فرمائے، اور کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ (آمین)

اخوکم فی الدین

محمد عظیم حاصل پوری

---

❶ صحيح مسلم، المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة: ١٣٣٤

❷ صحيح: البيهقي في عذاب القبر: ٢٥٨،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب قبر کے اسباب

بعض نیک اعمال کے سبب انسان عذاب قبر سے محفوظ ہوسکتا ہے اسی طرح کچھ بداعمالیوں کے سبب سے اسے عذاب قبر میں مبتلا کر دیا جاتا ہے، لہٰذا عذاب قبر سے محفوظ رہنے کے لیے، ایسے تمام اسباب وعوامل سے اجتناب ضروری ہے، وہ عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کفر وشرک:

یہ دونوں عذاب قبر کے سب سے بڑے اسباب ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ (٦/ الأنعام:٩٣)

''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ پر بہتان باندھا یا کہا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو، یا جو کہتا ہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کرسکتا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے؟ کاش! آپ ان ظالموں کو دیکھیں، جب وہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور فرشتے ان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہتے ہیں لاؤ) اپنی جانیں نکالو! آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم ناحق باتیں اللہ کے ذمہ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں (کو ماننے کے بجائے ان) سے تکبر کرتے تھے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اچانک خچر بدکنے لگا (حتیٰ کہ) قریب تھا کہ آپ کو گرا دیتا دیکھا تو سامنے چار، پانچ یا چھ قبریں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَن يَّعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُبُورِ))

''کوئی جانتا ہے یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں۔''

ایک شخص بولا: ہاں! میں جانتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَتَى مَاتَ هٰؤُلَآءِ))

''ان کی موت کب واقع ہوئی؟''

تو اس آدمی نے کہا:

((مَاتُوا فِي الإِشْرَاكِ))

''حالت شرک میں فوت ہوئے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ هَـذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ)) [1]

''بلاشبہ یہ امت بھی قبروں میں آزمائی جائے گی اگر خدشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں بھی عذاب قبر سنا دے جو اس وقت میں سن رہا ہوں۔''

۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لیے عذاب قبر کی بددعا فرمائی، حدیث میں آتا ہے جب خندق کے موقع پر مشرکین کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر قضا ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة: ٧٢١٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا، كَمَا حَبَسُونَا، وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ)) ❶

''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے، جس طرح انھوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے اور مشغول کیے رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔''

۴ سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج غروب ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آواز سنی فرمایا:

((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)) ❷

''یہودیوں کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔''

۵ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب قبر میں مومن کے پاس عذاب لایا جاتا ہے تو اسے نماز، روزہ، زکوۃ، صلہ رحمی، صدقہ اور نیک اعمال چاروں طرف سے آ کر بچا لیتے ہیں جبکہ کافر کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جو اس کا دفاع کر سکے، پھر فرشتے سوال پوچھتے ہیں تو مومن درست جواب دے دیتا ہے، اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اور جنت کی خوشبودار ہوا اسے پہنچتی ہے وہ آرام سے سو جاتا ہے، جبکہ کافر سوالوں کے جواب نہیں دے پاتا تو اس پر جہنم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں دھنس جاتی ہیں۔'' ❸

(۲) نفاق:

منافقت بہت بڑا جرم ہے، لہٰذا منافقین بھی عذاب قبر سے دوچار کیے جاتے ہیں۔

---

❶ صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة، باب التغليظ فی تفويت صلاة العصر: (٦٢٧) (١٤٢٦)

❷ صحیح مسلم، الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة.....: ٢٨٦٩

❸ صحیح ابن حبان، الجنائز (٣١٠٣) الطبرانی فی الأوسط: ٢٦٣٠، حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱: ﴿ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۛ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴾ (۹/ التوبة : ۱۰۱)

''اور تمہارے ارد گرد بسنے والے دیہاتیوں میں کچھ منافق موجود ہیں اور خود مدینہ میں بھی کچھ لوگ موجود ہیں جو اپنے نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔ انہیں تم نہیں جانتے، ہم ہی جانتے ہیں، عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ سزا دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں ''مرتین'' سے مراد عذاب دنیا اور عذاب قبر ہے۔ [1]

۱: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بندے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اگر مومن ہو تو عزت واحترام کے ساتھ قبر جنت کا ٹکڑا بنا دی جاتی ہے۔

اور اگر وہ کافر یا منافق ہو تو فرشتہ اس سے پوچھتا ہے: تم اس آدمی کے متعلق کیا کہتے ہو؟ وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں، ہاں! میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا ضرور تھا، فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تم نے کچھ جانا، نہ تلاوت کی اور نہ ہدایت پائی، پھر جنت کا ایک دروازہ کھول کر اسے دکھا کر فرشتہ کہتا ہے کہ اگر تم اپنے رب پر ایمان لانے والے ہوتے تو تمہارا یہ ٹھکانہ ہوتا لیکن چونکہ تم نے اس کے ساتھ کفر کیا، اس لئے اللہ نے تمہارا ٹھکانہ یہاں سے بدل دیا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر وہ فرشتہ اپنے گرز سے اس پر اتنی زور سے ضرب لگاتا ہے کہ اس کی آواز جن وانس کے علاوہ اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ فرشتہ جس کے سامنے بھی ہاتھ میں گرز لے کر کھڑا ہو، اس پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ ایمان والوں کو کلمۂ توحید

[1] تفسیر ابن کثیر ۲/ ۳۶۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ثابت قدم رکھتا ہے۔ ❶

(۳) ذکر الٰہی سے اعراض:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱: ﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝﴾ (۲۰/ طه: ۱۲٤)

''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگی (گزارنا) ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کے متعلق سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِنَّ الْمَعِيشَةَ الضَّنْكَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: عَذَابُ الْقَبْرِ)) ❷

''بے شک اللہ تعالیٰ کے فرمان ''معیشة ضنکاً'' سے مراد عذاب قبر ہے۔''

معلوم ہوا کہ جو آدمی اللہ کے ذکر یعنی کتاب اللہ سے اعراض کرتے ہوئے شرعی احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے اسے قبر کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۴) غیبت:

غیبت کی وجہ سے بھی آدمی عذاب قبر میں مبتلا ہوتا ہے۔

غیبت کیا ہے؟

۱: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟))

''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟''

((قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ! قَالَ: ''ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ''۔ قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ''اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا

❶ مسند أحمد (۱۱۰۱۳) مجمع الزوائد: ۳/ ۱۲۹، حسن

❷ جامع البيان لابن جرير الطبري: ۹/ ۲٤۸، حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقُوْلُ فَقَدْ اِغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)) ❶

''صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔'' آپ سے پوچھا گیا' اگر میرے بھائی میں وہ چیز فی الواقع موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اگر اس میں وہ چیز موجود ہے جس کا تو ذکر کر رہا ہے یہی تو غیبت ہے اور اگر اس میں وہ بات موجود ہی نہیں تو یہ اس پر الزام تراشی ہے۔''

۲: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے تو فرمایا:

((مَن يَّأْتِنِي بِجَرِيدَةِ نَخْلٍ))

''میرے پاس کھجور کی سبز شاخ کون لائے گا؟''

میں اور ایک آدمی گئے اور رسول اللہ ﷺ کو دو شاخیں لا کر دے دیں، آپ نے دونوں قبروں پر ایک ایک شاخ گاڑتے ہوئے فرمایا:

((أَمَا إِنَّهُ سَيُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا كَانَ فِيهِمَا مِنْ بَلُولَتِهِمَا شَيْءٌ))

''یعنی جب تک ان میں تری (سبزہ) ہے عنقریب ان سے سختی کو ہلکا کر دیا جائے گا۔''

اس کے بعد فرمایا:

((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ)) ❷

''یقیناً ان دونوں کو غیبت اور پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے عذاب دیا

---

❶ صحيح مسلم (٢٥٨٩) وجامع الترمذي (١٩٣٤) و مسند أحمد (٧١٤٦) و صحيح ابن حبان (٥٧٥٨) و مسند أبي يعلى (٦٤٩٣)

❷ مسند أحمد: ٢٠٤٢٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا رہا ہے۔"

اور ایک دوسری روایت میں لفظ ہیں:

((أَمَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ بِغَيْرِ كَبِيرِ الْغِيبَةُ وَالْبَوْلُ)) ❶

"ان دونوں کو (پرہیز کے لحاظ سے) کسی بڑے (مشکل) کام کی وجہ سے نہیں بلکہ (محض) غیبت اور پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔"

۳: غیبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے منع فرمایا ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲﴾

(۴۹/ الحجرات:۱۲)

"اور پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے! سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (ان تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔"

۴: آپ ﷺ کو معراج کے موقع پر غیبت کرنے والوں کا عبرتناک انجام دکھایا گیا۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ)) ❷

"معراج کے موقع پر میں ایسے لوگوں کے قریب سے گزرا جن کے ناخن پیتل کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ

❶ الطبرانی فی الأوسط: ٤/ ١١٣ (٣٧٤٧)

❷ سنن ابی داوٗد (٤٨٧٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام! نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔"

لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت ہے، یعنی پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرنا، غیبت کو قرآن کریم میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ﴾ (٤٩/ الحجرات : ١٢)

"اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔"

(۵) چغلی:

عربی زبان میں چغل خور کے لیے 'نَمَّامٌ' اور 'قَتَّاتٌ' کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ بھی ان مذموم صفات میں شامل ہے جن کی وجہ سے قبر میں بھی پکڑا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝﴾

(٦٨/ القلم : ٨-١٢)

"تو آپ جھٹلانے والوں کا کہا نہ مانیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل (رسوا) ہے۔ طعن آمیز اشارے کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا، مال میں بخل کرنے والا، حد سے بڑھا ہوا گناہ گار۔"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ا دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ))

''ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔''

((وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ وَّإِنَّهُ لَكَبِيرٌ))

''ان کو عذاب (پرہیز کرنے کے لحاظ سے) کسی بڑی (مشکل) چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ویسے گناہ کے لحاظ سے وہ چیز بڑی ہے۔''

((أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ))

''ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔''

((وَمَّا الْاٰخَرُ فَيَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ))

''اور دوسرے آدمی کو چغل خوری کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا لگاتے ہوئے فرمایا:

((لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا)) ❶

''شاید اللہ تعالیٰ ان کا عذاب ہلکا کر دے جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں۔''

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی کہ ایک آدمی بہت زیادہ چغلی کرتا ہے تو میں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)) ❷

''چغلی خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

غیبت: کسی کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق ایسی بات کہنا جو اسے ناپسند ہو جبکہ چغلی: کسی کے متعلق ایسی بات کہنا جس کا مقصد محض اس کی عزت نفس مجروح کرنا اور فتنہ و فساد پھیلانا ہو۔

---

❶ صحیح بخاری، الوضوء، باب ماجاء فی غسل البول (۳۱۸)

❷ صحیح مسلم، الایمان (۱۰۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)) ❶

''کہ تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کو سب سے بدتر پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔''

سیّدنا ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی لوگوں کی باتیں امیر وقت کو بتاتا تھا ایک دن ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ وہ آدمی آ گیا، لوگ کہنے لگے کہ یہ آدمی لوگوں کی (الٹی سیدھی) باتیں جا کر امیر کو بتاتا ہے تو سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)) ❷

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

امام غزالی رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ تین چیزیں عذاب قبر کا سبب بنتی ہیں۔

۱: ''ثُلُثٌ مِنَ الْغِيبَةِ''

''ایک تہائی غیبت کی وجہ سے''

۲: ''ثُلُثٌ مِنَ النَّمِيمَةِ''

''ایک تہائی چغلی کی وجہ سے''

۳: ''ثُلُثٌ مِنَ الْبَوْلِ'' ❸

---

❶ صحیح البخاری: ٦٠٥٨۔

❷ البخاری، الادب (٦٠٥٦) ومسلم، الایمان (١٠٥)

❸ احیاء علوم الدین للغزالی: ٣/ ١٤٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک تہائی پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے''

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کسی کی چغلی کرنے والے کی لوگ بھی چغلی کرتے ہیں۔'' ❶

امام غزالی رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کسی شخص کے بارے میں کچھ (الٹی سیدھی) باتیں کرنے لگا تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمانے لگے:

''إِنْ شِئْتَ نَظَرْنَا فِيْ أَمْرِكَ''

''اگر چاہتا ہے تو ہم تیرے معاملے میں غور وفکر کرتے ہیں۔''

''فَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ فَتَبَيَّنُوٓا۟﴾ (٤٩/ الحجرات:٦)''

''اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کے مطابق ''اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کرلو'' فاسق آدمی بنے۔''

''فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝١١﴾ (٦٨ القلم:١١)''

''اور اگر سچا ہوا تو اس آیت کا مصداق بنے گا ''اشارے کرنے والا، چغلی لیے پھرنے والا'' یعنی چغل غور۔''

''وَإِنْ شِئْتَ عَفَوْنَا عَنْكَ''

''اور اگر تو چاہے تو ہم تجھ سے درگزر کرتے ہیں۔''

تو وہ آدمی فوراً بولا:

''العَفْوَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لا أَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا'' ❷

---

❶ احياء علوم الدين للغزالي: ٣/ ١٦٦.

❷ احياء علوم الدين للغزالي: ٣/ ١٦٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''امیر المومنین! معافی چاہتا ہوں آئندہ میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا۔''

عمرو بن میمون ازدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے عرش کے سایہ میں ایک آدمی بیٹھا دیکھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو اس بات پر شدید غصہ آیا کہ یہ مجھ سے پہلے یہاں پر موجود ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کا نام دریافت کیا تو اللہ نے فرمایا میں اس کا نام نہیں بتا سکتا مگر میں اس کے تین اعمال بیان کر دیتا ہوں جس کی وجہ سے یہ اس مقام پر ہے۔

۱: ''كَانَ لاَ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ.''

''جو کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل عطا کیا ہے اس پر یہ حسد نہیں کرتا تھا۔''

۲: ''وَلاَ يَعِقُّ وَالِدَيْهِ''

''اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔''

۳: ''وَلاَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ''[1]

''اور چغلی بھی نہیں کرتا تھا۔''

امام اصمعیؒ فرماتے: ''میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی، بیٹا! میں تجھے نصیحت کا تحفہ دیتی ہوں، (عمل کی) توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ چغل خوری سے بچ! یہ دو قبیلوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکاتی اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتی ہے۔ دوسروں کی عیب جوئی سے بچے رہنا! ورنہ تیرے بھی عیب تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عبادت میں ریاکاری سے اور مال میں بخل نہ کرنا اور اپنے آپ کو دوسروں کی مانند سمجھ! لہٰذا جو کام تو لوگوں سے کرنے کا متمنی ہے وہ کام خود بھی کر اور جو خصلت لوگوں میں بری محسوس کرتا ہے، خود بھی اس سے اجتناب کر! کیونکہ آدمی کو اپنے عیب دکھائی نہیں دیتے۔''

یہ کہہ کر وہ عورت خاموش ہوگئی!!! چنانچہ میں نے اسے مخاطب کر کے مزید نصیحت کرنے

[1] مساوئ الأخلاق للخطرائطی ص ۹۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی التجاء کی۔ اس پر وہ کہنے لگی، آپ تو شہری ہیں، کسی دیہاتی کی نصیحت آپ کو اچھی لگی ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم!

تو وہ کہنے لگی کہا: ''بیٹا! اپنے آپ کو دھوکہ بازی سے بچا کیونکہ لوگوں کے ساتھ کیے جانے والے معاملات میں سب سے برا معاملہ دھوکہ بازی ہے۔ سخاوت، حلم، تواضع اور حیا سب کو اختیار کر! اللہ آپ کا حامی ہو۔ وعليك السلام. ❶

(٦) پیشاب کے چھینٹے:

بول و براز (پیشاب اور پاخانہ) ناپاکی کا سبب ہیں، اسلام نے ان سے طہارت کا حکم دیا ہے حتی کہ بچے کے پیشاب کے متعلق بھی راہنمائی فرمادی کہ اگر دودھ پیتی بھی ہے تو اس کا پیشاب (کپڑوں پر پڑ جانے کی صورت میں) دھویا جائے اور اگر بچہ دودھ پینے کی عمر میں ہے اور اس کی غذا صرف دودھ ہے تو پھر اس کے پیشاب پر چھینٹے مار لینے سے پاک ہو جائے گا اور پیشاب کرتے وقت بے احتیاطی کی وجہ سے اس کے چھینٹوں سے نہ بچنے والا عذاب قبر میں مبتلا ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ۔ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ)) ❷

''پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز کیا کرو! قبر کا عام عذاب پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) ❸

''اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

---

❶ بحر الدموع: ٢٢٤.

❷ صحيح: سنن دارقطني، الطهارة (٤٦٤)

❸ سنن ابن ماجه، الطهارة، باب التشديد في البول: ٣٤٨،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) زبان سے لوگوں کو تکلیف دینا

حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور اگر کسی کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ایمان کی کمزوری کی علامت ہے اور اس کا وبال اسے دنیا وآخرت کے ساتھ ساتھ قبر کی زندگی میں بھی اٹھانا پڑے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوران سفر ہمارا گزر دو قبروں کے قریب سے ہوا آپ وہاں رک گئے آپ کے ساتھ ہم بھی رک گئے، آپ ﷺ کا رنگ متغیر ہو گیا حتی کہ آپ کی قمیض کی آستین ہلنے لگی ہم نے عرض کیا: اللہ کے نبی ﷺ! کیا ہوا؟ تو فرمایا:

((مَا تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ))

''جو میں سن رہا ہوں تم نہیں سن رہے۔''

ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کیا سن رہے ہو؟ تو فرمایا:

((هَـذَانِ رَجُلَانِ يُعَـذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا عَذَابًا شَدِيدًا فِي ذَنْبٍ هَيِّنٍ))

''یہ دو آدمی ہیں جنھیں ان کے معمولی گناہوں کی وجہ سے قبر میں سخت عذاب دیا جا رہا ہے۔''

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کس (گناہ کی) وجہ سے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ))

''ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''

((وَكَـانَ الْآخَـرُ يُـؤْذِي النَّـاسَ بِلِسَـانِـهِ، وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيمَةِ))

''اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت پہنچاتا اور ان کی چغلی کیا کرتا تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد آپ ﷺ نے کھجور کی دو سبز شاخیں منگوائیں اور دونوں قبروں پر ایک ایک گاڑ دی، دی ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ کوئی فائدہ دے سکتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ)) ❶

ہاں جب تک شاخیں تروتازہ رہیں گی ان کے عذاب میں کمی رہے گی۔''

زبان سے تکلیف سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے مسلمان کو گالی، لعن طعن، غیبت، چغلی وغیرہ کر کے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔

(۸) خیانت:

امانت داری ایمان کی علامت جبکہ خیانت نفاق کی علامت ہے۔

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کبھی کبھی نماز عصر کے بعد قبیلہ بنو عبدالاشہل میں تشریف لے جاتے اور مغرب تک ان کے ہاں ٹھہرتے اور باتوں میں مشغول رہتے، ایک دفعہ واپسی پر آپ ﷺ جلدی جلدی مغرب کی نماز کے لیے جا رہے تھے چلتے چلتے ہم بقیع قبرستان کے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُفٍّ لَكَ أُفٍّ لَكَ))

''تجھ پر افسوس! تجھ پر افسوس!''

آپ ﷺ کی زبان سے یہ بات سن کر میرے اندر خوف پیدا ہوا اور میں تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر سوچنے لگا کہ شاید آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ہے آپ نے یہ محسوس کیا تو فرمایا:

((مَا لَكَ؟ امْشِ))

''کیا ہوا؟ چلو!''

میں نے عرض کی، آقا! آپ کی بات سن کر (رکا ہوں) آپ ﷺ نے دریافت کیا، میں نے (آپ کو) کیا کہا؟ میں نے عرض کی، آقا! ابھی آپ نے مجھے ''اف'' کہا ہے تو فرمایا:

❶ صحیح ابن حبان، الرقائق، ۸۲۱، صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا، وَلٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْآنَ مِثْلُهَا مِنْ نَارٍ)) ❶

''نہیں (میں نے تمھیں نہیں کہا) بلکہ فلاں (قبر والے) کو کہا ہے! میں نے اسے اپنے قبیلے کے صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ایک دھاری دار چادر چرالی تھی اب اسی جیسی آگ کی ایک چادر اسے پہنائی گئی ہے۔'' ❶

خائن کو قبر وحشر، دونوں جہانوں میں عذاب دیا جائے گا، سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی اور کچھ آدمیوں کا ذکر کرنے لگی کہ فلاں بھی شہید ہو گیا۔ فلاں بھی شہید ہو گیا ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا، أَوْ عَبَاءَةٍ))

''ہرگز نہیں! اس نے ایک چادر کی جو خیانت کی ہے اس وجہ سے میں نے اسے آگ میں دیکھا ہے۔''

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ، أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ)) ❷

''اے ابن خطاب! جا کر اعلان کر دو کہ لوگوں میں سے صرف مومن ہی جنت میں داخل ہوں گے۔''

(۹) شلوار یا چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

عذاب قبر کے اسباب میں سے ایک گناہ یہ بھی ہے کہ بندہ اپنی چادر، شلوار یا پینٹ

❶ حسن: سنن النسائي، الإمامة، باب الإسراع إلى الصلاة من غير سعي: ٨٦٢.

❷ صحيح مسلم، الإيمان، باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون: ١١٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹخنوں سے نیچے رکھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱: ((بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ، إِذْ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) ❶

''ایک شخص غرور میں اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا لہٰذا وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۲: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر و غرور سے زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ)) ❸

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔''

معلوم ہوا کہ کوئی تکبر سے نہ بھی لٹکائے تب بھی ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا جرم ہے اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

(۱۰) قرض کے سبب قبر میں پکڑ:

بوقت ضرورت اگرچہ قرض لینے کی اجازت ہے مگر نبی کریم ﷺ اکثر اس سے پناہ مانگا کرتے تھے کیونکہ اس کی وجہ سے آدمی جھوٹ بولتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)) ❹

---

❶ البخاری، اللباس، باب من جر ثوبه من الخیلاء: ۵۷۹۰

❷ البخاری، اللباس، باب قول الله تعالی ﴿قل من حرم .....﴾: (۵۷۸۳)

❸ البخاری، اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو فی النار: ۵۷۸۷

❹ البخاری، الاستقراض واداء الديون (۲۳۹۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو بات بات پر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سے ہر نماز میں پناہ مانگا کرتے تھے اور آپ کو قرض سے اس قدر نفرت تھی کہ مقروض شخص کا جنازہ تک نہ پڑھاتے تھے نیز آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)) ❶

''مومن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق ہی رہتی ہے حتی کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔''

سیّدنا سعد بن اطول سے مروی ہے کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا جس نے ترکہ میں تین سو درہم چھوڑے، میں چاہتا تھا کہ میں یہ سارا مال اس کے اہل وعیال پر خرچ کروں گا، لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَخَاكَ مُحْتَبَسٌ بِدَيْنِهِ فَاقْضِ عَنْهُ))

''بے شک تیرا بھائی قرض کی وجہ سے (عذاب میں) پکڑا گیا ہے تو اس کی طرف سے قرض ادا کر۔''

اس کے بعد میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس کا سب قرض ادا کر دیا ہے مگر صرف ۲ دینار باقی ہیں جن کا دعوی ایک عورت کرتی ہے حالانکہ اس کے پاس اس کی کوئی دلیل بھی موجود نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَعْطِهَا فَإِنَّهَا مُحِقَّةٌ)) ❷

''تو اس کو ادا کر دے بے شک وہ حق رکھتی ہے۔''

---

❶ صحیح: سنن ابن ماجه، (٢٤١٣) الترمذی (١٠٧٨)

❷ صحیح: ابن ماجه، الصدقات، باب أداء الدين: ٢٤٣٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) میت پر نوحہ کرنا:

امیر المومنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زخمی جب ہو گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آ کر روتے ہوئے کہنے لگے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

((يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ))

''صہیب! تو مجھ پر روتا ہے۔''

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) ❶

''میت پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)) ❷

''میت پر نوحہ کرنے کی وجہ سے بھی اسے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ کی وضاحت:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جمہور اہل علم کے نزدیک اس حدیث مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ میت کو اس وقت لوگوں کے رونے کا عذاب ہوتا ہے جب اس نے رونے کے لیے وصیت کی ہو، یا اس کی زندگی میں وصیت پر رونے کا رواج ہو اور اس نے رونے سے روکا نہ ہو۔ ورنہ کسی کے عمل کی وجہ سے دوسروں کو عذاب نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ﴾ (۱۷/ بنی اسرائیل: ۱۵)

''کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' ❸

میت پر غم کی وجہ سے آنسو بہانا درست ہے مگر زبان سے جزع فزع کرنا ممنوع ہے۔

---

❶ البخاري، الجنائز، باب قول النبي ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه: ۱۲۸۷

❷ البخاري، الجنائز، باب ما يكره من النياحة على الميت: ۱۲۹۲، ومسلم: ۹۲۷

❸ شرح مسلم للنووي ۶/ ۵۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) برے اعمال کی وجہ سے عذاب قبر:

اللہ کی نافرمانیاں کرنے والا شخص اگر توبہ کیے بغیر فوت ہوگیا تو برے اعمال اس کے لیے وبال جان بن جائیں گے۔ برا آدمی قبر میں بھی گھبراہٹ اور وحشت کا شکار ہوگا۔

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ، أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوفًا)) ❶

''اگر برا آدمی ہے تو اسے قبر میں بٹھایا جائے گا اس حال میں کہ وہ بہت پریشان اور غمگین ہوگا۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ برے اعمال کرنے والے شخص کے پاس قبر میں فرشتے ایک بڑی سیاہ اور ڈراؤنی شکل لے کر آئیں گے تو وہ گھبراہٹ کا شکار ہوجائے تو ایک آواز آئے گی: ''تجھے اللہ نے شر کی بشارت دے دی ہے۔'' یہ صاحب قبر پوچھے گا۔

((مَنْ أَنْتَ))

''تو کون ہے؟ وہ شکل کہے گی:

((أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ كُنْتَ بَطِيئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ سَرِيعًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا)) ❷

''میں تیرا برا عمل ہوں تو اللہ کی نافرمانی کرنے میں بڑا تیز تھا جبکہ اطاعت شعاری میں بڑا سست تھا تجھ کو اللہ نے شر کا بدلہ دیا ہے۔''

امام ابن قیم جوزی رحمہ اللہ نے عذاب قبر کا باعث بننے والے برے اعمال کی ایک طویل فہرست ذکر کی ہے۔ ان میں سے چند یہاں درج کیے جاتے ہیں:

دل اور زبان کے گناہ پر کان، منہ، پیٹ، شرمگاہ، ہاتھ، پاؤں اور تمام بدن کے گناہ۔

---

❶ مسند أحمد ٢٥٦٠٢، صحيح

❷ مسند أحمد :١٨٦٣٧، الحاكم: ١١٤ ـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① چغلی ② جھوٹ ③ غیبت ④ جھوٹی قسم ⑤ پاکدامن لوگوں پر بہتان تراشی ⑥ بدعت کی طرف بلانا ⑦ اللہ اور اس کے رسول کی طرف لاعلمی میں کوئی بات منسوب کرنا۔ ⑧ سود کھانا ⑨ یتیموں کا مال کھانا ⑩ رشوت ⑪ حرام کھانا ⑫ مسلمان کا مال بغیر حق کے کھانا ⑬ شراب پینا ⑭ زنا یا لواطت کرنا ⑮ چوری کرنا ⑯ خیانت، غداری دھوکہ اور مکرو فریب ⑰ سودی کاموں میں معاونت کرنا ⑱ فرائض الٰہی کو چھوڑ کر محرمات کا ارتکاب کرنا ⑲ مسلمانوں کو تکلیف دینا ⑳ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے خلاف فیصلہ کرنا ㉑ قتل کرنا ㉒ تکبر کرنا وغیرہ۔ ❶

(۱۳) بغیر وضو کے نماز اور مظلوم کی مدد نہ کرنا:

عذابِ قبر کے اسباب میں یہ دو چیزیں بھی شامل ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''اللہ ایک بندے کے لیے حکم دیا گیا کہ اسے قبر میں سو کوڑے مارے جائیں تو وہ (معافی) سوال کرنے لگا اور دعا کرنے لگا۔ حتی کہ ایک کوڑہ رہ گیا حتیٰ کہ ایک کوڑے (کے علاوہ اسے سب کوڑے معاف کر دیے گئے، اس کو ایک کوڑا) کھانے کی وجہ سے اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔ جب یہ سزا ختم ہوگئی اور افاقہ ہوا تو اس نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ تم نے مجھے یہ کوڑا کیوں مارا؟ (یہ معاف کیوں نہیں ہوا) تو اسے جواب دیا گیا کہ تو نے ایک مرتبہ بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی اور ایک مظلوم کے پاس سے گزرا تھا مگر تو نے (طاقت کے باوجود) اس کی مدد نہیں کی تھی۔'' ❷

معلوم ہوا کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا لہٰذا بغیر وضو کے نماز ادا نہ کی جائے اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمّم کر لیا جائے۔

❶ الروح لابن القیم الجوزیة ص: ٢٦٥۔ ٢٦٧۔

❷ السلسلة الأحادیث الصحیحة: ٢٧٧٤، والطحاوی فی مشکل الآثار: ٣١٨٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مظلوم کی مدد بھی ضرور کی جائے آپ ﷺ نے اس کے متعلق بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا))

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مظلوم کی مدد تو سمجھ آتی ہے مگر ظالم کی مدد کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ظالم کی مدد اس کا ہاتھ ظلم سے روک کر اور مظلوم کی مدد اس کی خیر خواہی کر کے اور اسے ظلم سے نجات دلا کر۔ ❶

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا﴾ (۲۵/ الفرقان: ۱۹)

''اور تم میں سے جو ظلم و زیادتی کرے گا ہم اسے بہت بڑا عذاب چکھائیں گے۔''

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا)) ❷

''اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمھارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔''

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ

❶ صحیح بخاری، المظالم والغضب (۲۴۴۳)

❷ مسلم، البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم (۳۵۷۷)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)) ❶

''ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہیں اور بخیلی سے بچو! کیونکہ بخیلی نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا انھیں لوگوں کا خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال بنانے پر ابھارا۔''

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَآءِ كَأَنَّهَا شَرَارَةٌ)) ❷

''مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ بے شک یہ اس طرح آسمان کی طرف چڑھتی ہے گویا کہ ایک چنگاری ہو۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبر وحشر کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

❶ مسلم، البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم (٢٥٧٨).

❷ صحيح الترغيب، القضاء، باب الترهيب من الظلم ودعاء المظلوم وخذله: ٢٢٢٨، وحاكم: ١/ ٢٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب قبر سے محفوظ لوگ

(۱) انبیاء:

عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے لوگوں میں سرفہرست انبیائے کرام علیہم السلام کی جماعت ہے، انھیں قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔ کیوں کہ:

۱ انبیاء شہداء سے افضل ہیں جبکہ شہید کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّ الشَّهِيدَ يُوْقٰى فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) [1]

''یقیناً شہید کو قبر کے فتنے سے بچالیا جائے گا۔''

ایک امتی ہونے کے باوجود جب شہید محفوظ رہے گا تو انبیاء علیہم السلام کی فضیلت تو اس سے کہیں زیادہ ہے لہٰذا وہ بالاولیٰ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔

۲ قبر میں انبیاء کے متعلق عام لوگوں سے سوال کیا جائے گا جبکہ انبیاء سے سوال کیے جانے کی کوئی دلیل موجود نہیں، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ))

''بے شک میں دیکھتا ہوں کہ تم دجال کے فتنے کی طرح قبر کے فتنوں میں مبتلا کیے جاؤ گے۔''

اس میں خطاب رسولوں کی امتوں کو ہے لہٰذا رسول اس میں داخل نہیں ہیں۔

(۲) صدیقین:

مؤلف کتاب نے صدیقین کو بھی ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن سے قبر میں سوال نہیں

[1] صحيح: النسائي، الجنائز، باب الشهيد: ۲۰۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے گا شیخ (مؤلف کتاب) فرماتے ہیں: چونکہ صدیقین کا مرتبہ شہداء سے اعلیٰ ہے لہٰذا جب شہداء سے سوال نہیں کیا جائے گا تو ان سے اعلیٰ مقام پر فائز صدیقین سے کیسے کیا جا سکتا ہے؟ البتہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ ان سے بھی قبر میں سوال ہوگا کیونکہ فتنہ قبر پر دلالت کرنے والے دلائل عام ہیں اور صدیقین کی تخصیص کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

نیز قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کو ایک ہی مرتبے میں شامل فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝﴾

(٤/ النساء: ٦٩)

''اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کریں گے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔''

(۳) شہداء:

شہداء کو عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے' راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

۱: ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ؟ قَالَ: كَفَى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً)) [1]

''ایک آدمی نے پوچھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا سبب ہے کہ قبروں میں شہداء کے علاوہ تمام مومنوں کو آزمایا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے سر پر چمکتی تلواروں کا فتنہ ہی کافی ہے۔''

[1] النسائی، الجنائز (۲۰۵۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا شہید قبر میں امن وسلامتی کے ساتھ ہر فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔

۲: سیّدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں:

۱: "يُغفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ"

''پہلے ہی لمحہ میں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔''

۲: "وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"

''عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔''

۳: "وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ"

''قیامت کی بڑی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔''

٤: "وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

''اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا صرف ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔''

٥: "وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ إِنْسَانًا زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ"

''خوبصورت، بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔''

٦: "وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ"[1]

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

---

[1] ابن ماجه، الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله (۲۷۹۹) وصحيح الترغيب (۱۳۷۵) وترمذی (۱٦٦۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) پہرہ دینے والے:

اللہ کے راستے میں پہرہ دینا بہت فضیلت کا حامل عمل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ (۳/ آل عمران: ۲۰۰)

''اے اہلِ ایمان! (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر پہروں میں) جمے رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔''

۲: سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤْمَنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ)) [1]

''موت کے ساتھ ہی ہر آدمی کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے والے کے عمل قیامت کے دن تک بڑھتے رہتے ہیں اور اس کو قبر کے فتنوں سے بچا لیا جاتا ہے۔''

۳: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔''

۱: "عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ"

''جو آنکھ اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی''

۲: "وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ" [2]

''اور جس آنکھ نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔''

۴: سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

[1] أبوداؤد، الجهاد، باب في فضل الرباط (۲۵۰۰)

[2] سنن ترمذي، فضائل الجهاد، باب في فضل الحرس في سبيل الله (۱۶۳۹) وصحيح الجامع الصغير (۴۱۱۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک دن اور ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد فی سبیل اللہ) میں پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے اور راتوں کو قیام کرنے سے افضل ہے اور اگر وہ شخص اسی حالت میں فوت ہو جاتا ہے تو اس کے لیے اس کے وہ سارے عمل جاری رکھے جائیں گے جو اس حال میں وہ کرتا تھا۔ یعنی جتنے عمل وہ کرتا تھا سب کا اجر اور ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو ملتا رہے گا۔'' ❶

امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''کسی جنگ میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرحد پر کھڑے پہرہ دے رہے تھے کہ اچانک ساحل کی طرف سے خطرہ محسوس ہوا سب لوگ بھاگ کر وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں پھر سب لوگ واپس آ گئے مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے رہے کسی نے پوچھا آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ فرمایا ایک فضیلت سمیٹنے کے لیے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث خود سنی ہے:

''مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.'' ❷

''(میدان جہاد میں) اللہ کی راہ میں ایک گھڑی (صبر سے) کھڑا ہونا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے مکمل قیام سے افضل ہے۔''

(۵) توحید پرست:

عذاب قبر سے نجات اور دخول جنت کا سب سے بڑا ذریعہ توحید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ

❶ مسلم، الامارة، باب فضل الرباط فی سبیل الله عزوجل()والترمذی(١٦٦٥)

❷ ابن حبان، السیر، باب فضل الجهاد (٤٥٨٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾﴾

(٤١/ حٰم السجدة : ٣٠ ـ ٣٢)

''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو، نہ غم کھاؤ اور بہشت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی)۔ (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔''

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ سے مراد 'وحدہ لاشریك له' ہے۔ اور ﴿ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ سے مراد توحید پر ڈٹ جانا ہے۔

امام وکیع رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ آیت میں مذکور بشارت سے مراد یہ ہے کہ جو آدمی توحید پر زندہ رہا اور اسی پر موت آئی اسے تین مقامات پر بشارت دی جاتی ہے، ① فوت ہوتے وقت، ② قبر میں اور ③ روز قیامت اٹھنے کے وقت نیز آخرت میں اسے کوئی خوف نہیں ہوگا اور جو کچھ دنیا میں اسے نہیں مل سکا آخرت میں وہ سب کچھ مل جائے گا لہٰذا اسے کوئی غم بھی نہیں ہوگا۔ ❶

جس شخص نے اللہ کی کتاب پر ایمان لانے کے بعد اس کی تصدیق کی اور اسی کے مطابق زندگی بسر کی وہ قبر میں نجات پا جائے گا۔

سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کے پاس فرشتے آ کر سوال کرتے ہیں: ① تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ ② ''تیرا دین کیا ہے؟'' وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ ③ تیرا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جو تمھاری طرف مبعوث

❶ فتح القدیر ، للشوکانی ص ١٣١٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا تھا؟ تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتے مزید سوال کرتے ہیں کہ تجھے ان چیزوں کا علم کیسے ہوا؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے:

((قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ))

''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی (تو مجھے سب معلوم ہو گیا)۔''

اسی وقت ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے:

((فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ))

''اس کے لیے جنتی بستر بچھا دو، جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔''

اور پھر اس کی قبر کو تا حد نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے۔ [1]

(۶) سورۂ ملک کی تلاوت کرنے والا:

سورۃ ملک کے چند ایک فضائل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) رسول اللہ ﷺ کا معمول:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الم تَنْزِيلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) [2]

''رسول اللہ ﷺ (الم تنزیل) اور (تبارک اللہ بیدہ الملک) پڑھے بغیر نہ سوتے۔''

---

[1] أبوداوٗد، السنة، باب في المسئلة في القبر وعذاب القبر: ٤٧٥٣، وصححه الألباني

[2] الترمذي، فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في سورة الملك: ٣٠٥٤، صحيح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) سورۂ ملک شفاعت کا باعث:

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) ❶

''بلاشبہ قرآن کی تیس آیتوں والی ایک سورت نے کسی آدمی کی شفاعت کی یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا گیا اور وہ سورت ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ ہے۔''

(۳) عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والی سورت:

سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہر رات ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ فرما دیتے ہیں:

((كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُسَمِّيهَا الْمَانِعَةَ، وَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُورَةٌ، مَنْ قَرَأَهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ)) ❷

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کو مانعہ (عذاب سے رکاوٹ بننے والی) کا نام دیتے تھے۔ وہ کتاب اللہ میں ایک سورت ہے جس نے ہر رات اس کی تلاوت۔ اس نے بہت زیادہ اور عمدہ کام کیا۔''

سیدنا عبداللہ بن بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُولُ رِجْلَاهُ: لَيْسَ لَكُمْ

---

❶ حسن: الترمذی، فضائل القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی سورة الملك: ۳۰۵۳.

❷ سنن الکبری للنسائی، عمل الیوم واللیلة، باب الفضل فی قراءة (تبارك الله بيده الملك): ۱۰۴۷۹، صحیح الترغیب والترهیب ۲/ ۱۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقُومُ يَقْرَأُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ صَدْرِهِ أَوْ قَالَ بَطْنِهِ، فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى رَأْسُهُ فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ، قَالَ: فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةُ الْمُلْكِ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْنَبَ)) ❶

''جب بندہ قبر میں لایا جاتا ہے تو اگر عذاب اس کی ٹانگوں کی طرف سے آتا ہے تو وہ پکار اٹھتی ہیں اس طرف سے تمھارے آنے کے لیے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ شخص سورۃ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا، عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو وہ کہتے ہیں ادھر سے بھی آنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ یہ آدمی سورۃ ملک کی تلاوت کرتا تھا اور اگر عذاب سر کی جانب سے آنا چاہتا ہے تو سر کہتا ہے کہ میری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں! کیونکہ یہ سورت ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ''مانعہ'' یعنی عذاب سے محفوظ رکھنے والی سورت ہے۔ اور تورات میں اس کا نام سورۃ الملک تھا جس نے اسے رات کے وقت پڑھا اس نے بہت زیادہ اور عمدہ کام کیا۔''

(۴) جنت میں داخلے کا سبب:

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ إِلَّا ثَلَاثُونَ آيَةً، خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ، وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ)) ❷

---

❶ صحيح: المستدرك للحاكم، التفسير، باب تفسير سورة الملك: ٣٨٩٢.

❷ الطبراني في الصغير: ٤٩٠، (١/ ٢٩٦) وصحيح الجامع الصغير: ٣٦٤٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے پڑھنے والے کے متعلق بحث کی حتی کہ اسے جنت میں داخل کروادیا وہ ''سورۃ تبارک'' ہے۔''

(۵) اللہ سے بحث کرنے والی:

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا کہ میں تمھیں ایک حدیث سناؤں! جس سے تو خوش ہوجائے گا؟ وہ کہنے لگا: کیوں نہیں؟ ضرور سنایئے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۃ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھو، اپنے بیوی بچوں سمیت تمام گھر والوں کو سکھاؤ، حتی کہ ہمسایوں کو بھی سکھادو کیونکہ یہ منجیہ (نجات دلانے والی ہے) اور روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرتے ہوئے مطالبہ کرے گی کہ اللہ! اسے عذاب جہنم سے محفوظ فرما! اور وہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے محفوظ فرمائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کاش! یہ سورت میری امت کے ہر فرد کے دل میں ضبط (زبانی یاد) ہوتی۔

اور طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں:

((لَوَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْ أُمَّتِي يَعْنِي تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) [1]

''کاش! یہ سورت جسے 'تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ' کہا جاتا ہے میری امت کے ہر فرد کے دل میں (زبانی یاد) ہوتی۔''

(۶) معافی دلانے والی سورت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] مسند حميدي: ٦٠٣(١/ ٢٠٦)، الدر المنثور للسيوطي (٨/ ٢١٦) والطبراني في الكبير (١١/ ٣٤١)(١١٦١٦) وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (٧/ ٢٧٠) (١١٤٢٩) وفيه إبراهيم بن الحكم بن أبان وهو ضعيف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً، تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) ❶

''تیس آیات پر مشتمل سورت یعنی 'تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ' اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی حتی کہ اسے معاف کر دیا جائے گا۔''

(۷) بلندیٔ درجات کا باعث:

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي لَأَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةً هِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً مَنْ قَرَأَهَا عِنْدَ نَومه كُتِبَ لَهُ مِنْهَا ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَمُحِيَ عَنهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً وَرُفِعَ لَهُ ثَلَاثُونَ دَرَجَةً وَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِيَبْسُطَ عَلَيْهِ جَنَاحَهُ وَيَحْفَظَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَهِيَ الْمُجَادِلَةُ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ وَهِيَ "تبارك الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ")) ❷

''میں اللہ کی کتاب (قرآن) میں ایک تیس آیات پر مشتمل سورت کو جانتا ہوں جو بھی شخص سونے کے وقت اسے پڑھے گا۔ اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور تیس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور تیس درجات بلند کر دیے جائیں گے۔ اور اللہ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اپنے پروں کو پھیلائے (اس پر سایہ کیے) رکھتا ہے اور اس کے بیدار ہونے تک اس کی حفاظت کرتا ہے اور یہی ''سورۃ مجادلہ'' یعنی اپنے پڑھنے والے کے متعلق قبر میں جھگڑا کرے گی، اس سورت کا نام ''تبارك الذی بیده الملك'' ہے۔''

---

❶ حسن: أبو داوٗد، الصلاة، باب في عدد الآي: ١٤٠٠.

❷ مسند الفردوس الديلمي ١/ ٦٣، والدر المنثور للسيوطي ٨/ ٢١٧ فيه ضعف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) قبر میں دفاع کرنے والی:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مرنے والا مر جاتا ہے (تو قبر میں) اس کے چاروں طرف آگ لگائی جاتی ہے اگر آگ اور میت کے درمیان کسی عمل صالح کی کوئی رکاوٹ نہ ہو تو آگ اپنے قریب ہر چیز کو جلا دیتی ہے پھر فرمایا:

((إِنَّ رَجُلًا مَاتَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةً ثَلَاثِينَ آيَةً، فَأَتَتْهُ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِي، فَأَتَتْهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يَقُومُ بِي، فَأَتَتْهُ مِنْ قِبَلِ جَوْفِهِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ وَعَانِي، قَالَ: فَأَنْجَتْهُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ أَنَا وَ مَسْرُوقٌ فِي الْمُصْحَفِ فَلَمْ نَجِدْ سُورَةً ثَلَاثِينَ آيَةً إِلَّا تَبَارَكَ))

''ایک آدمی فوت ہوا وہ قرآن کی تیس آیات والی ایک سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا قبر میں اس کے سر کی جانب آگ آئی تو یہ سورت کہنے لگی (نہیں) یہ مجھے پڑھا کرتا تھا، آگ پاؤں کی جانب سے آنے لگی تو یہ سورت نے کہا نہیں! یہ پاؤں پر کھڑا ہو کر (قیام کرتے ہوئے) مجھے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ آگ اس کے پیٹ کی جانب سے آئی تو بھی اس سورت نے کہا: اس نے مجھے سینے میں حفظ کر رکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں (بالآخر) اس سورت نے اسے آگ سے نجات دلا دی۔

(یہ حدیث بیان کرنے کے بعد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اور مسروق نے مصحف یعنی قرآن میں دیکھا تو سورۃ تبارک (الملک) کے علاوہ ہمیں تیس آیات والی کوئی سورت نہ ملی۔ [1]

(۹) ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرنے والے:

عمل صالح کرنے والے دنیا و آخرت کی ہر منزل میں کامیاب ہیں، رب العالمین کا

[1] صحیح: فضائل القرآن لأبی عبید القاسم بن سلام الهروی ص ۲۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (۱۰۳/ العصر۔۱۔۳)

''عصر کی قسم! یقیناً انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلُ قَبْرَهُ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ ثَبَّتَهُ اللَّهُ، بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، فَيُسْأَلُ مَا أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَيُقَالُ: كَذَلِكَ كُنْتَ، قَالَ: فَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ رَوْحُهَا وَرِيحُهَا حَتَّى يُبْعَثَ)) [1]

''جب بندے کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اگر سعادت مند (نیک) لوگوں میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کلمۂ طیبہ کے ذریعے ثابت قدم رکھتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں زندہ اور مردہ، ہر حال میں اللہ کا بندہ ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس پر اسے کہا جاتا ہے کہ تو ایسا ہی تھا پھر اس کی قبر، اللہ تعالیٰ جتنی چاہتا ہے وسیع کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے قیامت تک سے خوشبودار اور ٹھنڈی ہوائیں آتی رہتی ہیں۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] مصنف ابن أبي شيبه، الجنائز، باب في المسألة في عذاب القبر: ١٢٠٤٦، حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مومن کی موت کے وقت رحمت کے فرشتے، سفید، ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور روح سے کہتے ہیں کہ تو (جسد سے) اس حال میں نکل کہ تو اللہ تعالیٰ سے راضی اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و مہربانی، بہترین رزق اور پروردگار کی طرف چل! جو تجھ پر ناراض نہیں ہے، چنانچہ روح مشک کی بہترین خوشبو کی طرح (جسم سے) نکلتی ہے اور فرشتے اس کو (ازراہِ تعظیم و تکریم) ہاتھوں ہاتھ لے کر چلتے ہیں حتیٰ کہ کہ اسے لے کر آسمان کے دروازے تک آتے ہیں، وہاں فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ کیا خوب ہے یہ خوشبو جو تمہارے پاس زمین سے آ رہی ہے! پھر اسے مومنوں کی روحوں کے پاس لے جاتے ہیں مومنوں کی روحیں اس کے آنے پر اسی طرح خوش ہوتی ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی غیر موجود (قریبی رشتہ دار) کی آمد پر خوش ہوتا ہے تو گھر والے اس سے دیگر لوگوں کے حال احوال دریافت کرتے ہوئے پوچھتے ہیں، فلاں کیسا ہے؟ فلاں کیسا ہے؟ (اسی طرح تمام روحیں اس روح سے پوچھتی ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے اور فلاں کیا کرتا ہے؟ یعنی روحیں ان جاننے والوں کے بارہ میں جنہیں وہ دنیا میں چھوڑ کر آئی تھیں نام لے لے کر پوچھتی ہیں کہ فلاں فلاں شخص کا کیا حال ہے؟) مگر پھر روحیں (خود) آپس میں کہتی ہیں کہ اس (روح) کو چھوڑ دو! (ابھی کچھ نہ پوچھو کیونکہ) یہ دنیا کے غم و آلام میں تھی (جب اسے ذرہ سکون مل جائے تو پوچھنا) چنانچہ روح (جب سکون پالیتی ہے) تو کہتی ہے! کہ فلاں شخص (جو بدکار تھا اور جس کے بارہ میں تم پوچھ رہے ہو) مر گیا، کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ روحیں اسے بتاتی ہیں کہ وہ تو دوزخ کی آگ کی طرف لے جایا گیا۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس کی روح سے کہتے ہیں کہ اے روح تو غصے کی حالت میں اللہ کے عذاب کی طرف نکل (کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلی) جا اور تیرے اوپر (اللہ کی) بھی ناراضگی ہے چنانچہ وہ مردار کی بدبو کی مانند نکلتی ہے پھر فرشتے اسے آسمان کے دروازوں کی طرف لاتے ہیں وہاں فرشتے کہتے ہیں کہ یہ بدبو کتنی بری ہے! اس کے بعد اسے کافروں کی ارواح کے پاس لے جاتے ہیں۔'' ❶

نیز مومن کے پاس دو فرشتے (یعنی منکر نکیر) آتے ہیں جو اسے بٹھا کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ بندہ مومن جواب دیتا ہے، میرا رب اللہ ہے وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ''میرا دین اسلام ہے'' فرشتے پھر پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جسے تمہارے درمیان بھیجا گیا؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں تم نے کیسے جانا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا، اس پر ایمان لایا۔ اور دل سے اسے سچ جانا (جس کی وجہ سے مجھے آپ ﷺ کا رسول ہونا معلوم ہوا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے (یعنی اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ) میرا بندہ سچا ہے اس کے لیے جنت کا بستر بچھاؤ، اسے جنت کا لباس پناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چنانچہ اس کی طرف جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے بعد ایک خوبصورت شخص اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اس کے پاس آ کر کہتا ہے کہ تجھے خوش کر دینے والی چیز کی خوشخبری ہو! یعنی تیرے لیے وہ نعمتیں تیار ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا آج وہ دن ہے جس کا (دنیا میں) تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بندہ مومن اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ حسن و جمال میں کامل ہے اور تم خیر (کی خبر) لائے ہو اور خوشخبری سنا رہے ہو وہ شخص جواب دیتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں (جو اس شکل وصورت میں آیا ہوں) آج وہ دن ہے جس کا (دنیا میں) تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا بندہ مومن (یہ سن کر) کہتا

❶ سنن النسائی، الجنائز، باب مایلقی به المؤمن من الکرامة عند خروج نفسه (۱۸۳٤)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اے میرے پروردگار قیامت قائم کردے قیامت قائم کردے قیامت قائم کردے تاکہ میں اپنے اہل وعیال کی طرف جاؤں۔ ❶

(۷) پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والے:

پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والے شخص کو بھی عذاب قبر اور قبر کے فتنوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک نیک آدمی کے فوت ہونے پر اس کا جنازہ لے جایا گیا جب دفن کر کے ہم واپس پلٹ رہے تھے تو ہمیں خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد ملے! یہ دونوں آپس میں گہرے دوست تھے۔ دونوں کہنے لگے:

"سَبَقْتُمُونَا بِهَذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ، فَذَكَرُوا أَنَّهُ كَانَ بِهِ بَطْنٌ، وَأَنَّهُمْ خَشُوا عَلَيْهِ الْحَرَّ"

"تم اس نیک آدمی کے جنازے کو ہمارے آنے سے پہلے ہی لے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا تھا اور ہم گرمی کے ڈر سے اسے (دفن کرنے کے لیے) جلدی لے گئے۔"

ابواسحاق کہتے ہیں: ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف (نظر اٹھا کر) دیکھا اور ان میں سے ایک کہنے لگا: کیا یہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ:

((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ)) ❷

"جو شخص پیٹ کی بیماری سے فوت ہو گیا اسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا۔"

رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کی بیماری کے سبب انتقال کرنے والے لوگوں کو شہداء میں شمار کیا ہے۔

---

❶ ابو داؤد، السنة، باب في مسألة في القبر وعذاب القبر (٤٧٥٣) احمد (٤/ ٢٨٧)(١٨٧٣٣)

❷ صحيح: مسند أحمد: (٤/ ٢٦٢) ١٨٣٣٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں:

1. اَلْمَطْعُوْنُ — طاعون میں ہلاک ہونے والا
2. وَالْمَبْطُوْنَ — پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا
3. وَالْغَرَقُ — ڈوب کر مرنے والا
4. وَصَاحِبُ الْهَدْمِ — (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب کر مرجانے والا
5. وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ — اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا [1]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پیٹ کی بیماری میں اسہال، دست، پیٹ کا پھٹ جانا الغرض! پیٹ کی تمام بیماریاں شامل ہیں۔ [2]

نیز پیٹ کی جملہ بیماریوں کے سبب فوت ہونے والے کے لیے یہ اعزاز ہے جس میں ہیضہ، نفاس وغیرہ بھی شامل ہیں۔

سیدنا راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرْقُ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ)) [3]

''اللہ عزوجل کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، طاعون سے فوت ہونا شہادت ہے، پانی میں غرق ہونا شہادت ہے، پیٹ کے مرض سے موت بھی شہادت ہے اور (حالت نفاس میں مرجانے والی عورت کی موت بھی شہادت ہے) نفاس والی عورتوں کو بچہ اپنی انگلیوں کے ساتھ جنت کی طرف کھینچے گا۔''

---

[1] بخاری، الجهاد، باب الشهادة سبع سوى القتل ٢٨٢٩۔ و مسلم ١٩١٤ .

[2] شرح النووی علی مسلم ١٣/ ٥٥۔

[3] مسند احمد (٣/ ٤٨٩)، الترغيب والترهيب (٢/ ٢٠١]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اعزاز اور ثواب اس وجہ سے ہے کہ اس سے بندہ مومن کو سخت تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے مطابق مومن کو ہر اذیت اور تکلیف کے بدلے اجر ملتا ہے اور بیماری اس کے لیے خیر و برکت ہی لاتی ہے۔

(۹،۸) بچہ اور مجنون:

قانون الٰہی ہے کہ سوال وجواب اور باز پرس صرف اسی سے ہوگی جو مکلّف ہوگا اور جسے شریعت نے مکلّف نہیں ٹھہرایا اسے کوئی سزا نہیں ملے گی۔ نابالغ بچہ اور پاگل جس کی عقل زائل ہو چکی ہو مرفوع القلم ہیں لہٰذا یہ بھی عذاب قبر سے محفوظ رہیں گے۔

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین آدمی مکلّف نہیں:

① "عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ" سویا ہوا شخص حتیٰ کہ بیدار ہو جائے

② "وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ" بچہ حتیٰ کہ بالغ ہو جائے

③ "وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتَّى يَعْقِلَ" پاگل حتیٰ کہ اس کی عقل لوٹ آئے [1]

ہاں! کوئی بھی ہو قبر ہر ایک کو دباتی ضرور ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین سے معلوم ہوتا ہے۔

سیّدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بچہ فوت ہو گیا جب اسے دفن کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ أَفْلَتَ أَحَدٌ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ لَأَفْلَتَ مِنْهَا هَذَا الصَّبِيُّ)) [2]

"اگر قبر کے دبانے سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔"

قبر ہر کسی کو دباتی ہے چاہے نیک ہو یا بد فرق صرف اتنا ہے کہ نیک کو دبانا چند لمحات کے لیے اس طرح ہوگا جیسے ماں بچے کو سینے سے لگاتی ہے اس میں بندے کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اس کے بعد قبر وسیع ہو جائے گی جبکہ بد کو قبر اس طرح دباتی ہے کہ پسلیوں کی ہڈیاں ایک

---

[1] صحیح ابی داؤد، الحدود، باب فی المجنون یسرق او یصب حدا (۳۷۰۳).

[2] صحیح: الطبرانی فی الکبیر: (۳۷۶۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری میں گھس کر آر پار ہو جاتی ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً، وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ نَاجِيًا مِنْهَا نَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ)) ❶

''یقیناً ایک مرتبہ ضرور دباتی ہے، اگر اس سے کسی کو نجات ملتی تو سعد بن معاذ کو ملتی۔''

(۱۰) قبر میں نجات دلانے والی نیکیاں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَأْسِهِ، وَكَانَ الصَّوْمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ يَسَارِهِ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَتَقُولُ الصَّلَاةُ: مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، وَيُؤْتَى مِنْ عَنْ يَمِينِهِ، فَيَقُولُ الصَّوْمُ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، وَيُؤْتَى مِنْ عَنْ يَسَارِهِ فَتَقُولُ الزَّكَاةُ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، وَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُولُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ، فَيُقَالُ لَهُ: اقْعُدْ فَيَقْعُدُ، وَتُمَثَّلُ لَهُ الشَّمْسُ قَدْ دَنَتْ لِلْغُرُوبِ فَيُقَالُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ، وَمَا تَشْهَدُ بِهِ؟ فَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّي، فَيَقُولُونَ: إِنَّكَ سَتَفْعَلُ وَلَكِنْ أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ: وَعَمَّ تَسْأَلُونِي عَنْهُ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ، فَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّي، فَيَقُولُونَ: إِنَّكَ سَتَفْعَلُ وَلَكِنْ أَخْبِرْنَا

❶ مسند احمد: ٢٤٧٨٧ وفيه ضعف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّا نَسْأَلُكَ عَنْهُ، قَالَ: وَعَمَّ تَسْأَلُونِي؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبِرْنَا مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ وَمَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدًا، أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، فَيُقَالُ لَهُ: عَلَى ذَلِكَ حَيِيتَ، وَعَلَى ذَلِكَ مِتَّ، وَعَلَى ذَلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ قِبَلِ النَّارِ فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَنْزِلِكَ وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ، لَوْ عَصَيْتَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ قِبَلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَنْزِلِكَ، وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾)) [1]

''بلاشبہ جب فوت شدہ کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ واپس پلٹنے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اگر فوت ہونے والا مومن ہو تو اس کی نماز اس کے سر کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے روزہ اور زکوۃ اس کے دائیں اور بائیں آ جاتے ہیں جبکہ دیگر نیکی کے کام صدقہ، صلہ رحمی لوگوں کے ساتھ کی ہوئی بھلائیاں اور دیگر نیکیاں اس کے پاؤں کے پاس آ جاتی ہیں، عذاب کا فرشتہ سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں! پھر وہ دائیں طرف سے آنا چاہتا ہے، تو روزہ کہتا ہے میری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں! پھر وہ بائیں جانب سے آنا چاہتا ہے تو زکوۃ رکاوٹ بن جاتی ہے، پاؤں کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو دیگر نیک اعمال (مثلاً صدقہ، صلہ رحمی، لوگوں کے ساتھ کی ہوئی بھلائیاں) رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ جاتا

[1] صحيح ابن حبان، الجنائز: ٣١٠٣، مستدرك حاكم: ١٤٠٣ وقال هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه وصححه الالبانى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کے سامنے سورج ایسے آ جاتا ہے جیسے غروب کے قریب ہو اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے متعلق تو کیا کہتا تھا جو تم میں مبعوث ہوا اور تو اس کے متعلق کیا گواہی دیتا تھا؟ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تا کہ میں نماز ادا کر لوں (عصر کا وقت جا رہا ہے) فرشتے کہتے ہیں یہ تو کر ہی لے گا! ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب دو، لہٰذا فرشتے کہتے ہیں اس شخص کے متعلق بتاؤ جو تم میں مبعوث ہوا تھا اور اس کے متعلق تو کیا گواہی دیتا ہے؟ مومن جواب دیتے ہوئے کہے گا: وہ محمد ﷺ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے۔ یہ جواب سن کر فرشتے کہتے ہیں کہ اسی پر تو نے زندگی گزاری، اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی پر قیامت کے دن تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا پھر اس کے سامنے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول کر کہا جاتا ہے: ''اگر اللہ کا نافرمان ہوتا تو یہ آگ تیرا ٹھکانہ ہوتی اور دیگر عذاب بھی جو اللہ نے اس میں تیرے لیے تیار کر رکھے ہیں پھر اس کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے اور جو کچھ اللہ نے جنت میں تیرے لیے تیار کر رکھا ہے اور اس کے شوق اور لذت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا اور آخرت میں قول ثابت (مضبوط بات) کے ذریعے سے ثابت قدم رکھتا ہے۔''

مسند احمد میں اسی معنی کی ایک روایت کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

○ سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی قبر میں چلا جاتا ہے، اگر وہ مومن ہو تو اس کے نیک اعمال نماز اور روزہ اسے گھیر لیتے ہیں۔''

اور فرمایا:

پھر اس کے پاس فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو نماز اسے لوٹا دیتی ہے (بھگا دیتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے) اور جب روزے کی طرف سے آتا ہے تو روزہ اسے بھگا دیتا ہے۔

نیز فرمایا:

پھر فرشتہ اسے بیٹھنے کے لیے کہتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے فرشتہ سوال کرتا ہے، تو اس آدمی کے متعلق کیا کہتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ تم کس کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ فرشتہ کہتا ہے محمد ﷺ کے متعلق!

تو مومن جواب دیتا ہے:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

فرشتہ پوچھتا ہے آپ کو یہ کیسے پتہ چلا؟ کیا تو نے آپ ﷺ سے ملاقات کی ہے؟

مومن کہتا ہے میں گواہی دے رہا ہوں کہ آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں۔

پھر فرشتہ کہتا ہے کہ تو اسی عقیدے پر زندہ رہا اسی پر مرا اور اسی پر (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا۔ [1]

مذکورہ بالا دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ قبر کے اندر آدمی کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والی چیزوں میں ① نماز، ② روزہ، ③ زکوۃ، ④ صدقہ، ⑤ صلہ رحمی، ⑥ لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسانات کرنا، سب چیزیں شامل ہیں۔

(۱) نماز

نماز نہ صرف قبر میں بندہ مومن کو فتنوں اور عذابوں سے محفوظ رکھے گی بلکہ میدان محشر میں بھی عزت سے نوازے گی کیونکہ بے نماز میدان محشر میں ذلت سے دوچار ہوگا رب کو سجدہ نہیں کر پائے اور اسے فرعون، ہامان اور دیگر کافروں اور مشرکوں کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا جیسا کہ صحیح احادیث میں موجود ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کا

[1] صحیح: مسند أحمد (۲۷۵۱۶)، والطبرانی فی الکبیر (۱۹۷۶۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَّبُرْهَاناً وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوراً وَّلَا بُرْهَاناً وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَونَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)) ❶

''جو شخص نماز پر محافظت کرے، تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا باعث ہوگی، اور جو شخص اس کی حفاظت نہ کرے گا اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگی، نہ حجت ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ اور اسے قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف جیسے کفار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

اور پھر جنت سے بھی محروم ہوگا' ارشاد ہوتا ہے:

﴿ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ ﴾

(٧٤/ المدثر : ٤٢ ، ٤٣)

''(اہل جنت دوزخ والوں سے پوچھیں گے) کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں پہنچایا، وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔''

لہٰذا اپنی نمازوں کی اصلاح کر لیں! اپنے آپ کو نماز باجماعت کا پابند بنائیں اللہ دنیا وآخرت کی عزتوں سے نوازے گا۔ (ان شاء اللہ)

(۲) روزہ:

روزہ ارکان اسلام میں سے ہے یہ دنیا میں گناہوں کی معافی کا سبب، قبر میں عذاب سے نجات دلانے کا باعث، حشر میں انعامات سے نوازنے والا اور جنت میں محلات کا مالک بنانے ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن الدارمی، الرقاق، باب فی المحافظة علی الصلاة(٢٧٦٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

''جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ)) ❷

''روزہ ڈھال اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔''

(۳) زکوۃ:

زکوۃ مال کو پاکیزہ، رزق میں اضافہ، رب کو خوش رکھنے اور قبر میں دفاع کرنے کا باعث ہے، اسی طرح حشر میں ذلت سے بچانے اور جنت میں اعلیٰ مقام دلانے کا بھی ذریعہ ہے۔

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے:

((اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)) ❸

''اپنے رب سے ڈرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو! تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

سیّدنا عمرو بن مُرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ

---

❶ صحيح الترغيب والترهيب (١/ ٤١٢)

❷ صحيح الجامع الصغير (٣٨٦٧)

❸ ترمذي، الجمعة، باب منه (٦١٦) مسند أحمد (٥/ ٢٥١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَمْسَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ)) ❶

''قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: ''بلاشبہ میں نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں نے پانچوں نمازیں ادا کیں، رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا اور زکوۃ ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسی عمل پر فوت ہوا وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

اور جو زکوۃ نہیں دیتے ان کا انجام بڑا ہی بھیانک ہوگا۔ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيْبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ)) ❷

''جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوۃ نہیں ادا کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو نہایت زہریلے، گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ جو روز قیامت اس کے گلے میں (طوق کی مانند) ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔''

(۴) صدقہ:

مال نصاب کو پہنچ جانے پر سال میں ایک مرتبہ زکوۃ، کھیتوں کی فصلوں پر عشر اور رمضان کے آخر میں عید سے پہلے فطرانہ ادا کرنا، ہر آدمی پر فرض ہے لیکن اس کے علاوہ صدقات کی

❶ صحيح الترغيب، الصدقات، باب الترغيب في أداء الزكوة وتأكيد وجوبها (٧٤٩)

❷ بخاري، الزكوة، باب إثم مانع الزكوة (١٤٠٣).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلقین رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ فرمائی تاکہ دیگر نیکیوں میں اضافے کا سبب بنیں۔ صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے، انعامات الٰہی سے نوازتا اور مصائب کو ٹالتا ہے، قبر میں حفاظت کا باعث حشر میں سائے کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا تُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ)) ❶

''صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ)) ❷

''بلاشبہ صدقہ پروردگار کا غضب ختم کر دیتا ہے۔''

مرثد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) ❸

''بلاشبہ روز قیامت مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا۔''

(۵) صلہ رحمی:

رشتوں کو باہم محبت والفت کی لڑی میں پرونا صلہ رحمی کہلاتا ہے یہ حکم خداوندی بھی ہے اور سنت نبوی ﷺ بھی۔ جو لوگ صلہ رحمہ نہیں کرتے پل صراط پر پکڑے جائیں گے اور جنت سے محروم کر دیے جائیں گے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح: ترمذی، الإيمان، باب ماجاء فی حرمة الصدقة (٢٦١٦).

❷ السلسلة الصحيحة (١٩٠٨) صحيح

❸ صحيح: أحمد (٤/ ٢٣٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) ❶

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(۶) لوگوں کے ساتھ نیکیاں اور دیگر احسانات:

نیکو کار اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں نیکی ہی دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی کی ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العصر میں خسارے سے محفوظ لوگوں میں نیک اعمال کرنے والوں کو بھی شمار کیا ہے۔ درحقیقت دوسروں کے ساتھ نیکی اور خیر خواہی کرنا ہی انسانیت ہے۔ کیونکہ

اپنے لیے تو سبھی جی لیتے ہیں
ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

(۱۱) قرآن مجید کی تلاوت کرنا

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ، فَإِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ، وَإِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ، وَإِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَهُ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) ❷

''آدمی کو قبر میں دفن کر دینے کے بعد جب اس کے سر کی طرف سے (عذاب) آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے، جب سامنے سے آتا ہے تو صدقہ وخیرات دور کر دیتے ہیں اور جب اس کے پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے (یعنی عذاب دینے والے فرشتوں کو دور کر دیا جاتا ہے)۔''

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت، صدقہ وخیرات اور مسجد کی

❶ صحیح بخاری، الادب، باب اثم القاطع (۵۹۸٤)

❷ الطبرانی فی الأوسط: ۱۰/ ۱۹۹ (۲۰۰) والترغیب والترھیب: (۵۲۲۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف چل کر آنا جانا عذاب قبر سے محفوظ رکھتے ہیں۔

ا: قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اللہ کے خاص بندے ہیں لہٰذا قرآن کی تلاوت کثرت سے کیا کرو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ، أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ)) ❶

''بلاشبہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے اپنے (مقرب) ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرنے والے جو اللہ کے اپنے اور اس کے خاص ہیں۔''

تلاوت قرآن محبت الٰہی کا ذریعہ بھی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلْيَقْرَأْ فِي الْمُصْحَفِ)) ❷

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت ناپسند ہو اسے چاہیے کہ وہ مصحف (قرآن مجید) کو پڑھے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ إِمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ)) ❸

''قرآن مجید سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا جانے والا ہے اور جھگڑا کرنے والا اور تصدیق شدہ ہے جس نے اسے اپنے سامنے رکھا، پیشوا بنایا وہ اسے جنت میں لے جائے گا جس نے اسے پس پشت ڈال دیا تو وہ اسے جہنم میں دھکیل دے گا۔''

---

❶ سنن ابن ماجه، (٢١٥) وأحمد ٣/ ١٢٨ صحيح الجامع الصغير: ٢١٦١

❷ أبو نعيم في الحلية: ٧/ ٢٠٩ والكامل لابن عدي ٢/ ١١١

❸ صحيح ابن حبان (١٧٩٣) وصحيح الجامع الصغير (٤٣١٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت کیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ))

''تم اللہ کے ڈر کو اختیار کرو کیونکہ تقوی تمام امور کی اصل ہے۔''

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے مزید وصیت فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَّكَ فِي السَّمَآءِ)) ❶

''تم قرآن مجید کی تلاوت لازمی کیا کرو کیونکہ قرآن مجید تمھارے لیے زمین میں نور اور آسمان میں ذخیرہ ہوگا۔''

قرآن مجید صرف قبر میں ہی نہیں بلکہ حشر میں بھی بندہ کی سفارش کرے گا اور اسے جنت میں داخل کروائے گا سیّدنا عبداللہ بن ابی بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَظْمَأْتُ نَهَارَكَ)) ❷

''قیامت کے دن قرآن ایسے آدمی کی شکل میں آئے گا جس کا رنگ اڑا ہوا ہو، پس وہ اپنے (پڑھنے والے) ساتھی سے کہے گا میں وہی (قرآن) ہوں جس نے تجھے راتوں کو بیدار رکھا اور دن کو بھوکا پیاسا رکھا۔''

اور پھر اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول بھی کی جائے گی جیسا کہ حدیث گزر چکی ہے نیز تلاوت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ محتاجی اور ذلت کی عمر سے

---

❶ صحیح الترغیب والترھیب (١٤٢٢) وصحیح ابن حبان (٧٨١٢) (٣٦١)

❷ مستدرك حاكم: ٣٠٨٧، ابن ماجه: ٣٧٨١، صحيح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ فرمائیں گے ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

''پھر ہم اسے پستی میں جانے والوں کی انتہائی پستی کی طرف لوٹا دیں گے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔''

اس میں ایمان والوں سے مراد:

"اَلَّذِينَ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ" ❶

''قرآن مجید پڑھنے والے ہیں۔''

(۱۲) جمعہ کی رات فوت ہونے والے:

سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) ❷

''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے محفوظ فرمائے گا۔''

دنوں میں سے بہترین جمعۃ المبارک کا دن ہے اس کی ایک وجہ مذکورہ حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عليه السلام وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا)) ❸

''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے

❶ مستدرك حاكم ٢/ ٥٢٧ وصحيح الترغيب والترهيب: ١٤٣٥

❷ حسن: ترمذی، الجنائز، باب ماجاء فيمن يموت يوم الجمعة (١٠٧٤)

❸ سنن نسائی، الجمعة، باب ذكر فضل يوم الجمعة (١٣٧٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالا گیا۔"

جمعۃ المبارک کی فضیلت کے کئی اسباب ہیں جن میں سے چند اس حدیث میں مذکور ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) ❶

"جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح اہتمام سے غسل کر کے نماز کے لیے جائے تو (اس کا ثواب) ایسے ہے جیسے اس نے ایک اونٹ قربان کیا' جو دوسری گھڑی میں جائے تو اس نے گویا گائے کی قربانی دی۔ جو تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے سینگ والا مینڈھا قربانی میں دیا۔ جو چوتھی گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک مرغی صدقہ دی اور جو پانچویں گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے آتا ہے تو فرشتے غور سے خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا)) ❷

---

❶ صحيح البخاري (٨٨١) و صحيح مسلم، (١٤١٦، ١٤١٧)

❷ صحيح مسلم (٨٥٧ و جامع الترمذي و (٤٥٨) و سنن أبي داود، (٨٨٢)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا' پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا اور توجہ سے (خطبہ) سنا اور خاموش رہا، اس کے اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے فضول کام کیا۔''

سیّدنا اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ، أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)) ❶

''جو آدمی جمعہ کے روز نہایا اور غسل کروایا' اور بہت سویرے گھر سے نکلا' سوار ہوئے بغیر پیدل چل کر (مسجد) گیا' امام کے قریب بیٹھ کر توجہ سے خطبہ سنا اور کوئی فضول حرکت نہ کی، اس کے لیے ایک ایک قدم کے بدلے سال بھر کے روزے اور قیام کا ثواب ہے۔''

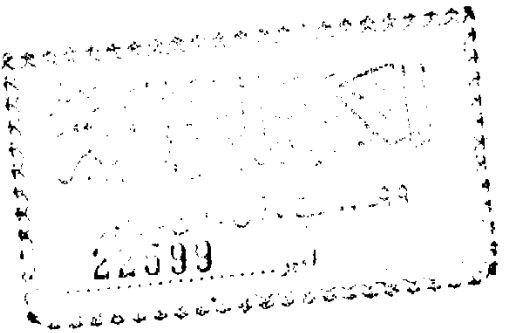

❶ سنن أبي داود (٣٤٥) وسنن النسائي (٣٨٣) و مسند أحمد (١٥٥٧٤) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ جو دے علم دوستی کا پیغام

موت سے سوگ تک کے تمام مسائل کا
انسائیکلوپیڈیا
کتاب الجنائز
تالیف
پروفیسر ابو حمزہ محمد اعظم چیمہ

تذکرہ
مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ
• حالات • خدمات • خاندان
تالیف: محمد اسحاق بھٹی
تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

تقوی کے ثمرات اور گناہوں کے اثرات
تالیف: سعید بن علی بن وھف القحطانی
نظر ثانی: محمد سرور عاصم

ھدیۃ المصلین العدد
فضائل نماز
تالیف: ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان
ترجمہ وتحقیق: ابو احمد وقاص زبیر
نظر ثانی: حافظ ندیم ظہیر
نماز کی تیاری سے لے کر نماز جمعہ وعیدین کے فضائل پر مبنی ایک منفرد اور ایمان افروز کتاب

حصن المسلم
تالیف: سعید بن علی بن وھف القحطانی
ترجمہ: محمد اخت صدیق
نظر ثانی: حافظ زبیر علی زئی
تصحیح: حافظ ندیم ظہیر
مستند اذکار ومسنون دعاؤں کی مشہور ومقبول کتاب اب بڑے سائز میں موٹے حروف کے ساتھ بھی دستیاب ہے

عورتوں کے دینی مسائل اور اُن کا حل
تالیف: ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان
ترجمہ: ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری
تحقیق وتصدیق: حافظ ندیم ظہیر
روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل اور ان کے حل پر ایک بہترین تصنیف

ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ
(لاہور) ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
041-2631204 - 2641204
(فیصل آباد) بیسمنٹ سٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
042-37244973 - 37232369
Ph 0300-8661763 maktabaislamiapk@gmail.com /maktabaislamia1

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عذاب قبر

میں مبتلا اور اس سے محفوظ رہنے والے لوگ

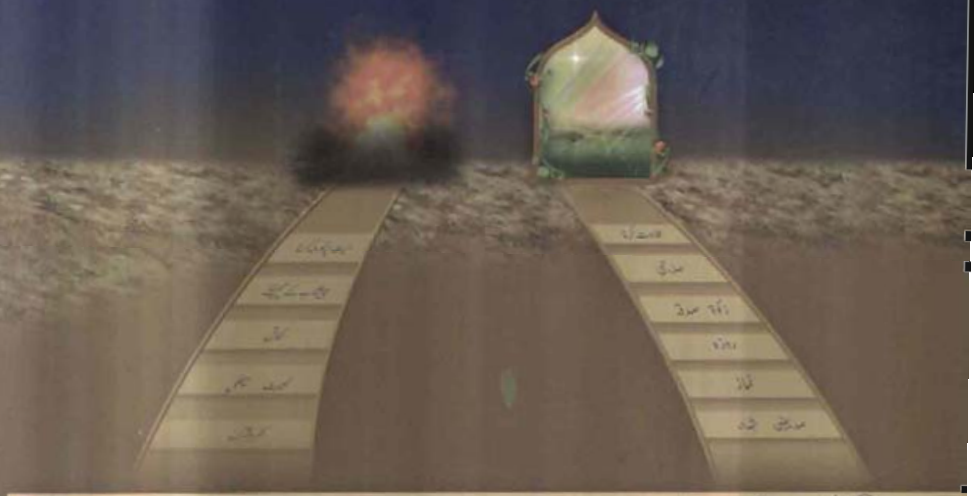

مکتبہ اسلامیہ

www.maktabaislamiapk.com
Facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com

لاہور
ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد
بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

2514800042